جانشین خطیب الاسلام، پیر طریقت

حضرت صاحبزادہ سید خالد حسن شاہ مجددی قدس سرہ

ولادت باسعادت:

آپ کی ولادت ۱۹۳۴ء کو جلال پور شریف میں اپنے ننھیال میں ہوئی۔ جلال پور شریف سلسلہ چشتیہ کا ایک نامور خانوادہ ہے۔ صاحبزادہ سید خالد حسن شاہ کے نانا کا نام پیر طریقت سید مظفر علی شاہ ہے جو کہ آستانہ عالیہ جلال پور شریف کے سجادہ نشین تھے اپنے علاقہ میں یہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کا نامور آستانہ ہے جن کی نسبت سیال شریف سے ہے اسی بنا پر حضرت خطیب الاسلام اپنے بڑے بیٹے کے بارے میں فرمایا کرتے تھے:

"میرے اس بیٹے کو دو طرفہ فیض ملا ہے۔ ددھیال کی طرف سے نقشبندیہ اور ننھیال کی طرف سے چشتیہ فیض ملا ہے۔ یہ دو طرفہ فیض سے ماموں ہے"

ابتدائی تعلیم:

آپ نے ابتدائی تعلیم شہر گوجرانوالہ سے حاصل کی۔ میٹرک کے بعد اسلامیہ کالج گوجرانوالہ اور پھر مرے کالج سیالکوٹ سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ کالج کی تعلیم کے دوران نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ اسلامیہ کالج میں آپ کی صلاحتیں اس وقت ظاہر ہوئیں جب آپ کو سٹوڈنٹ یونین کا سیکرٹری چن لیا گیا اور آپ نے یہ ذمہ داری بطریق احسن سرانجام دی۔ ۱۹۵۳ء کی جب تحریک ختم نبوت میں حضرت خطیب الاسلام اور دیگر قائدین کو گرفتار کر لیا گیا تو آپ نے بحیثیت کالج کے جنرل سیکرٹری طلباء میں ختم نبوت کو ابھارا اور کالج میں جلسے جلوسوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جلسوں کی صدارات صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ فرما رہے تھے جس نے شہر گوجرانوالہ کی انتظامیہ کو ہلا کر رکھ دیا ان جلسوں پر شدید لاٹھی چارج ہوا لیکن آپ کی قیادت میں طلباء کے حوصلے پست نہ ہوئے بالآخر آپ کو دیگر طلباء کے ہمراہ گرفتار کر لیا گیا۔ اس واقعہ سے اہل بصیرت پر واضح ہو گیا کہ حضرت صاحبزادہ سید خالد حسن شاہ اپنے عظیم المرتب والد حضرت خطیب الاسلام قدس سرہ کی طرح انقلابی فکر کے حامل تھے اور تحفظ عقیدہ کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے کو بھی تیار تھے۔

بیعت وتربیت:

آپ نے اپنے والدگرامی حضرت خطیب الاسلام قدس سرہ سے شرف بیعت حاصل کیا۔دینی اورروحانی امور میں وہی آپ کے مربی تھے۔دینی علوم کی دسترس کے لئے ان کی وسیع وعریض لائبریری سے بھی استفادہ کیا۔آپ کی زندگی کا بہت سا حصہ حضرت خطیب الاسلام قدس سرہ کے ہمراہ روحانی وسیاسی دوروں میں گزرا۔حضرت خطیب الاسلام قدس سرہ نے اپنے دورِاواخر میں آپ کوفرمایا:
میرادل چاہتا ہے کہ تم منزل سلوک کوعملی طور پر طے کرواور جس کومناسب سمجھتے ہواپنا شیخ بنالو........تو آپ نے عرض کیا کہ حضور آپ سے زیادہ میری روحانی تربیت کے لئے اورکوئی مناسب نہیں ہے.....میں آپ ہی سے نسبت حاصل کروں گا.....پھرآپ نے حضرت خطیب الاسلام قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

ازدواجی زندگی:

۱۹۷۳ء میں آپ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔حضرت خطیب الاسلام نے اپنی سگی بھانجی کے ہاں آپ کا رشتہ طے کیا۔آپ کے سسرال کاتعلق جڑانوالہ سے ہے۔

نیابت:

آپ کوحضرت خطیب الاسلام اپنا قائم مقام بنا کرروحانی وتبلیغی دوروں پر بھیجتے ایک مرتبہ گورالہ شریف شکرگڑھ میں سالانہ عرس کی محفل تھی اورحضرت خطیب الاسلام قدس سرہ کبھی بھی اس محفل سے غیرحاضر نہ ہوتے۔جب حضرت خطیب الاسلام ہسپتال میں داخل تھے تو پھرآپ کو وہاں بھیجا اور ایسا بار بار ہواحتیٰ کہ منگل اور بدھ کوحضرت خطیب الاسلام دربار عالیہ خواجہ رُکن الدین (متصل کلاں قبرستان) میں بطورہومیو پیتھک ڈاکٹر آپ بیٹھتے..........ایک مرتبہ یوں ہوا کہ حضرت خطیب الاسلام صحت یاب ہوکردوبارہ وہاں تشریف فرماہوئے تو ایک بی بی آئی آپ نے اس کو دوالکھ کردی تو اس نے اصرار کیا کہ حضور! آپ کے بیٹے نے جو دوالکھ کردی ہے مجھے تو وہی چاہئے...اس موقع پرحضرت خطیب الاسلام نے فرمایا:''میرے بیٹے کے ہاتھ میں مجھ سے زیادہ شفاہے''۔

سجادہ نشینی:

حضرت خطیب الاسلام قدس سرہ کے وصال کے بعد آپ آستانہ عالیہ آلومہار شریف کی روحانی سطوتوں کے امین ٹھہرے۔حضرت خطیب الاسلام کے چہلم کے موقع پر پیر طریقت عاشق حسین زیب سجادہ سرہند شریف، پیر محمد کبیر علی شاہ چورہ شریف، پیر الطاف حسین شاہ چورہ شریف، حضرت پیر سید برکات احمد شاہ جلال پور شریف کئی نامور مشائخ نے آپ کے سر پر دستار سجادہ نشینی رکھی۔آپ کا انتخاب اتفاق رائے سے کیا گیا اور تمام مشائخ مشترکہ طور پر آپ کے سر پر دستار لپیٹتے رہے یہ منظر اتنا وجد آفریں پُر کیف تھا کہ الفاظ وزبان سے باہر تھا۔ دستار بندی کے بعد جب آپ کو دعوت خطاب دی گئی تو آپ کے چند ہی منٹ کے خطاب کو سُن کر مجاہد ملت مولانا عبدالستار نیازی رحمتہ اللہ علیہ پکار اٹھے......ان میں تو آباؤ اجداد کے فیضان کا بھرپور اثر موجود ہے۔

حضرت صاحبزادہ خالد حسن شاہ قدس سرہ نے فرمایا! والد صاحب قبلہ محترم ہی میرے مرشد اور استاد تھے۔میری زندگی کا بہت سا حصہ والد صاحب کے ہمراہ روحانی وسیاسی دوروں میں گزرا۔اب اس عظیم روحانی گدی کی سجادہ نشینی کا بوجھ میرے کندھوں پر ڈال دیا گیا تو میں جملہ مشائخ وعلماء کرام، اپنے والد مرحوم اپنے والد مرحوم کے محبانِ خاص اور اپنے خاندان کے متعلقین سے عرض گزار ہوں کہ وہ میرے حق میں خصوصی دعا فرمائیں تاکہ میں اپنے عظیم اسلاف کے نقش قدم پر چلتا ہوا ان کے مشن کو زندہ رکھ سکوں اور اپنے پدرِ بزرگوار کی تعلیمات کی روشنی میں بھرپور کردار ادا کرسکوں۔

والد گرامی کی وصیت:

آپ کا انداز تبلیغ ناصحانہ تھا۔محافل ذکر وفکر میں لوگوں کو شمولیت پر پابندی کا درس دیتے۔آپ فن خطابت سے منسلک نہ ہوئے اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ ے والد گرامی نے اپنی حیات ظاہری میں آپ کو منع فرمادیا تھا۔حضرت خطیب الاسلام کے وہ جملے یوں ہیں....فرمایا: بیٹا ساری عمر میں سیاسی و مذہبی تحریکات کی پیشوائی کی وجہ سے مصروف رہا اور مریدوں کو وقت نہ دے سکا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے پاس رہو، ہر مُرید کی بات سنو اور اُن پر توجہ دو۔فن خطابت کی ضرورت نہیں بلکہ مریدوں کی دلجوئی مقصود ہے۔

توکل:

صوفی محمد امین (خادم حضرت خطیب الاسلام) بیان کرتے ہیں کہ حضرت خطیب الاسلام قدس سرہ کا وصال ہوا تو گھر کے مالی حالات کچھ مخدوش تھے۔ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کی حضور! اخراجات بہت زیادہ ہیں اگر آپ حکم دیں تو جو صاحب استطاعت مریدین ہیں اُن سے مالی معاونت کے لئے کہا جائے۔یہ سن کر آپ جلال میں آگئے اور فرمایا:

"غیر اللہ پر تکیہ میرا طریق نہیں۔مجھے اللہ کی ذات پر مکمل بھروسہ ہے اور وہی میرا حامی وناصر ہے"۔

اتباع سنت کا جذبہ:

حاجی ممتاز احمد (داروغہ والا لاہور) بیان فرماتے ہیں کہ ہم دونوں میاں بیوی آپ کی زیارت کے لئے گوجرانوالہ آپ کی رہائش گاہ پر حاضر ہوئے تو آپ سادہ لباس میں ہاتھ میں کھرپہ لئے گھاس کاٹ رہے تھے ہم نے جب آپ کو اس انداز میں دیکھا تو ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ہم نے عرض کی حضور ہم خادم عرض ہیں آپ کیوں زحمت فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا!

آقائے دوجہاں ﷺ کی سنت پر عمل نہ کروں.......وہ کون سا کام ہے جو میرے آقا نے اپنے ہاتھ سے نہیں کیا؟

مختار احمد بیان کرتے ہیں کہ بڑی منت سماجت کے بعد وہ کام اپنے ذمہ لیا تو آپ نے بطور تبرک اپنا سوٹ ہمیں عطا کیا۔

فرمودات:

آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے معمول کے مطابق کم گفتن پر عمل فرماتے۔ ہمیشہ پُر مغز گفتگو فرماتے اور لایعنی گفتگو سے پرہیز فرماتے۔آپ فرمایا کرتے:

☆....مرشد اور مرید کا تعلق محبت الٰہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔مرید وہ ہوتا ہے جو اپنے مرشد کی اطاعت کرتا رہے اور مرشد کے کردار و گفتار پر اعتراض نہ کرے بلکہ مرشد کے خلاف دل میں وہم بھی نہ آنے دے اور مرشد وہ ہے جو مرید کو راہِ راست پر لانے والا ہو۔

☆......آپ اکثر فرماتے:

''وہ پیر کیسا ہے جو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی صلاحیت نہ رکھتا ہو''؟

آپ اپنے مُریدین کو تصورِ شیخ کرنے پر درس دیتے کیونکہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی نسبت انعکاسی ہے۔تصورِ شیخ کی وجہ سے مرید اپنے شیخ کے کمالات جلد حاصل کر لیتا ہے۔

☆.....آپ فرماتے ہیں کہ شیخ کی صورت و کمالات کا تصور کرنے سے دل میں محبت مرشد پیدا ہوتی ہے....نسبت قوی ہوتی ہے اور قوت نسبت سے بے شمار برکات حاصل ہوتی ہیں۔تصورِ شیخ کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ یکسوئی میسر ہوتی ہے اور خطرات دفع ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ایک خیال دوسرے خیال کا دافع ہوتا ہے۔

کرامات

☆.....ملاء فاضل نمبر دار بیان کرتے ہیں کہ!

میرا ایک دوست جس کے کان میں مسلسل درد رہتا تھا بڑے بڑے سپیشلسٹ ڈاکٹروں سے علاج کروانے کے باوجود افاقہ نہ ہوا۔حضور خالد حسن شاہ تشریف لائے تو اس نے عرض کی کہ! حضور میرے کان میں شدید درد رہتا ہے۔آپ فرمانے لگے مجھے علم ہے کہ آپ کے کان میں مسلسل تین سال میں درد ہے لیکن اللہ کے فضل سے آج ختم ہو جائے گا۔آپ کا یہ کہنا ہی تھا کہ اس کے کان کو مکمل آرام آ گیا وہ شخص حیرت میں ڈوب گیا کہ آخر انہیں کیسے علم ہو گیا کہ میرے کان میں تین سال سے درد ہے۔

☆.....محمد جمال الدین موضع مصطفیٰ آباد شکر گڑھ سے حضرت خطیب الاسلام قدس سرہ کے مرید خاص تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ہمارے گھر تشریف فرما تھے ہمارے ہمسائے سے چند نوجوان اپنی ایک عزیزہ کو چارپائی پر ڈال کر لے آئے اور آپ کی خدمت میں عرض کرنے لگے کہ یہ ہماری مریضہ فالج کی مریضہ ہے اور عرصہ آٹھ سال سے اسی حالت میں ساکت چارپائی پر پڑی ہے۔آپ دعا فرمائیں کہ خداوند اس کو صحت عطا فرمائیں۔

آپ نے ایک گلاس میں پانی منگوایا اور اس عورت کے قریب جا کر اس پانی پر دم فرمانا شروع کیا اور ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے اس پانی کا رنگ سرخ ہو گیا...آپ نے وہ پانی اس عورت کو پینے کو دیا.....اس کے بعد آپ نے چائے منگوائی اور مصلیٰ پر بیٹھ کر چائے پینا شروع کردی۔جب چائے کا ایک گھونٹ باقی رہ گیا تو آپ نے وہ اس عورت کی طرف بڑھایا اس عورت نے وہ چائے کا ایک گھونٹ پی لیا۔اس کے بعد آپ نے دستر خوان منگوایا اور کھانا منگوا کر تناول فرمانے لگے اسی اثناء میں آپ نے نگاہ اٹھا کر چارپائی پر لیٹی عورت سے فرمایا!

بی بی کھانا چارپائی پر لیٹی کھاؤ گی یا ہمارے ساتھ زمین پر بیٹھ کر کھاؤ گی۔آپ کا یہ کہنا تھا کہ وہ عورت جو عرصہ چار سال سے چارپائی سے نہ اٹھی تھی خود بخود چارپائی سے اُتری اور آپ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرمانے لگی۔آپ کی یہ کرامت دیکھ کر پورے علاقہ میں مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی۔

معمولات:

آپ اپنے معمولات میں شریعت وطریقت کی پاسداری فرماتے۔نماز فجر کے بعد ذکر نفی اثبات، دلائل الخیرات، ذکر اسم ذات اور مراقبہ فرماتے۔محافل ذکر میں ذکر خفی کثرت سے فرماتے اور پھر اپنی بھرپور توجہ لوگوں کے دلوں پر ڈالتے۔ذکر خفی کے دوران اکثر حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کا کلام .....الف اللہ چنبے دی بوٹی.....بڑے ذوق وشوق سے سنتے۔دوران ذکر اسم ذات کی ایسی ضرب لگاتے کہ لوگوں پر وجد طاری ہو جاتا اور آہوں اور سسکیوں کا عالم ہو جاتا۔

وصال پُر ملال:

سات سال کا مختصر عرصہ مسند دعوت وارشاد پر فائز رہ کر اپنے بزرگوں کے فیض روحانیت لوگوں کو فیض یاب کرنے کے بعد بالآخر آپ ۱۳ ااکتوبر ۱۹۹۱ء کو بوقت عصر اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے۔ آپ کی قبر انور آپ کے والد گرامی حضرت خطیب الاسلام قدس سرہ کے مزار کے مغربی طرف ہے۔

اولاد امجاد:

آپ کے اکلوتے شہزادے صاحبزادہ حضرت سید مُرتضیٰ امین شاہ مدظلہ اور دو صاحبزادیاں ہیں۔

خلفاء:

آپ کے خلفاء میں حکیم مختار احمد مجددی (لاہور) اور ماسٹر محمد عبد الغفور مجددی شامل ہیں۔